وارث زمین کی آمد

صفوۃ العلماء آقائے شریعت مولانا سید کلب عابد طاب ثراہ

آج ہر طرف فسق و فجور کا بازار گرم ہے، دین سے لوگ روگرداں ہیں، لا مذہبیت چھا گئی ہے، اور روحانیت دم توڑتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اندازہ تو یہی ہوتا ہے کہ آئندہ حالات بد سے بدتر ہوجائیں گے اور رہے سہے مذہبی اثرات بھی ختم ہو جائیں گے اور دماغوں پر مکمل مادیت کا غلبہ ہوجائے گا۔ آخر میں انسانیت کی کشتی اپنے ہاتھوں غرق ہوجائے گی اور آدمیت اپنے ہاتھوں لگائی آگ میں خود جل کر بھسم ہو جائے گی۔ لیکن ان تمام قیاس آرائیوں اور پیش بینیوں کے برخلاف نہ صرف اسلام بلکہ تمام ادیان عالم اس پر متفق ہیں کہ زمین کے آخری دور میں برائیاں نہیں اچھائیاں، بدیاں نہیں نیکیوں کا غلبہ ہوگا۔ اگر چہ آج انسان اپنے مادی پہلو کی وجہ سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے لیکن اس کا روحانی جذبہ بھی بیدار ہوگا اور روحانیت اپنے معراج کمال پر پہنچے گی پوری دنیا پر عدل وانصاف کا پرچم لہرائے گا اور ظلم و جور مٹ کر رہے گا۔ یہ سب خود بخود ایک مصلح عالم کے دم قدم سے ہوگا۔ اسی بابرکت ذات کے انتظار میں تمام روحانی دنیا گھڑیاں گن رہی ہے۔

رسولؐ اسلام کی متواتر احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اس مصلح اعظم کا نام وہی ہوگا جو رسول کا اسم گرامی تھا اور کنیت بھی وہی ہوگی جو رسالتمآبؐ کی تھی۔ اس کا لقب مہدی ہے اور نسل جناب فاطمہ زہراؑ سے ہوگا۔ اس طرح کی روایات کا تواتر کسی معنوی شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ کسی منصف کے لیے انکار کی گنجائش نہیں۔ بہت سی قرآنی آیات سے بھی یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایسے دور کا آنا لازم ہے جب پوری دنیا پر اسلام کا غلبہ ہو۔ امن وانصاف، دین و دیانت کا بول بالا ہو اور تمام روئے زمین پر توحید کا پرچم لہرائے۔ آیات کو چھوڑ کر صرف ایک آیت کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جس میں قرآن مجید نے اسی پیشین گوئی کے ذریعہ موجود ہونے کا ذکر فرمایا۔ سورۂ انبیاء آیت نمبر ۱۰۵ میں ارشاد ہوتا ہے:

ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض
یرثھا عبادی الصالحین

ہم نے زبور میں ذکر کے بعد لکھ دیا ہے کہ زمین کی وراثت میرے صالح بندوں کو حاصل ہوگی۔ اتفاق سے تحریف شدہ عہد عتیق کے حصۂ مزامیر میں یہ پیشین گوئی موجود رہ گئی ہے۔ میرے سامنے عہد عتیق کا فارسی نسخہ ہے اس کی نمبر ۳۷ کی مزمور میں یہ عبارت ہے:

زیرا کہ بازو شریراں شکستہ خواہد شد، اما صالحاں را خداوند تائید کند۔ خداوند روزہا کاملاں رامی داند ومیراث ایشاں خواہد بود تا ابد الآباد۔ درزمال بلا خجل نخواہند شد و در ایام قحط سیر خواہند بود، زیرا شریراں ہلاک می شود۔

کیونکہ شریروں کے بازو ٹوٹ جائیں گے لیکن نیکوکار لوگوں کی اللہ تائید کرے گا۔ خدا مردان کامل (کامل الایمان) کے زمانہ سے واقف ہے۔ یہ دوران کی میراث کا دور ہوگا ہمیشہ کے لیے مصیبتوں

میں یہ مردان کامل شرمندہ نہ ہوں گے ۔ قحط کے زمانہ میں یہ سیرو سیراب رہیں گے۔ کیونکہ شریر لوگ ہلاک ہوجائیں گے۔

زبور کے اس مزمور میں کئی وعدے ہیں ۔تمام شریر لوگوں کی ہلاکت کی خبر دی گئی ہے،صالحین کے اللہ کی مدد سے تمام زمین کے وارث ہونے کا اعلان ہے ۔ یہ وراثت ایسی ہوگی کہ پھر بدسرشتوں کو غلبہ حاصل نہ ہوسکے گا۔مکمل غلبہ سے قبل حق و باطل کے ٹکراؤ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس کا بھی وعدہ ہے کہ اس دور میں کبھی مومنین کو شکست کی خجالت برداشت نہیں کرنا ہوگی، بلائیں اور قحط صرف بدسرشت لوگوں کے حصہ میں ہوں گے، اہل ایمان کا دباؤ اورآسمانی مصیبتیں مل کر شریر افراد کا خاتمہ کردیں گی۔

قرآن مجید کے حوالے کے مطابق جب اس مزمور کا مطالعہ کیا جائے تو وہ پوری کی پوری تصویر جو امام زمانہؑ کے سلسلہ میں روایات پیش کرتی ہیں پیش نظر ہوجاتی ہے۔

خدا وہ دن جلد لائے جب شر وفساد، کفر والحاد شریروں اور ملحدوں کے ساتھ ہمیشہ کے لیے دفن ہوجائے اور وارث ارض اور مصلح اعظم ظہور فرمائے جس کے تمام اہل دیانت منتظر ہیں۔

لیکن مومنین کو یہ غلبہ یونہی نہیں حق و باطل کے آخری ٹکراؤ کے بعد حاصل ہوگا جس میں شیطنت بھی اپنا پورا زور لگائے گی ۔لہٰذا ضرورت ہے کہ وہ اہل ایمان جو برابر دعا کرتے رہتے ہیں **اللھم عجل فرجه و سهل مخرجه** اپنے کو ذہنی و عملی طور پر آمادہ رکھیں اپنے اخلاق و کردار کو ایسا بنالیں کہ امامؑ کے ساتھیوں میں ہوسکیں ۔ان کا شمار مفسدین وفاسقین میں نہیں صالحین ومومنین میں ہو۔

اللھم اجعلنا من اعوانه و انصاره

بقیہ ہمارا پیام..........................

لگارہے ہیں ۔تا کہ یہی مشترک عنصر ان کے درمیان نمایاں رہے اور اسی بنیاد پر وہ اپنے وجود کو باقی رکھ سکیں ۔سوچیے ، یہ کون لوگ ہیں؟

یہ یہودی ہی تو ہیں جو اپنے تجربہ کی روشنی میں آگے بڑھ رہے ہیں اور اس پر سختی سے قائم ہیں۔

مذہب کی بنیاد پر ایک مملکت وجود میں لانے کا تجربہ یہودیوں نے مسلمانوں کی سماعت و بصارت کے سامنے کیا اور ان ہی کے علاقوں کو غصب کیا۔ اور اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں نے ان کی مدد کی۔

اس تجربہ نے مسلمانوں کو اس فیصلہ کن بات کے روبرو کھڑا کردیا ہے کہ وہ صحیح معنوں میں مسلمانوں جیسی زندگی گزاریں، سچے مسلمانوں جیسی روش اپنائیں۔

اب اگر ان لوگوں نے اپنے وجود کو اسلام میں مرتکز نہ کیا اپنے مسائل کا حل اسلام کے دامن میں تلاش نہ کیا اپنی زندگی کے معمولات ، باہمی تعلقات اور غیر مسلموں کے ساتھ روابط میں اسلام کی بنیادی تعلیمات کو نہ اپنایا تو ـــــ تو ہر لالچی کے لئے لقمۂ تر؛ اور ـــــ ہر استعمار پسند ظالم کے لیے آسانی سے حاصل ہونے والا شکار بن جائیں گے۔ اور اگر مادی اسباب ووسائل کی فراوانی کی بنا پر مذکورہ بالا دشمنوں سے بچ گئے تو وہ گوناگوں آفتیں اور بلائیں جنھوں نے آج کے غیر مسلم معاشروں کو پریشان کررکھا ہے، وہ مسلمانوں کے وجود کو بھی کچل دیں گی اور ان کی زندگی میں زہر گھول دیں گی ـــــ لہٰذا مسلمان ہوشیار ہوجائیں، اور یہ سمجھ لیں کہ ـــــــ ان کی بقا و نجات صرف اسلام ہی کے ذریعہ ممکن ہے!!!